سپریم کورٹ رپورٹ (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

# یونین آف انڈیا اور دیگر وغیرہ

## بنام

## آر۔ آیا سوامی اور دیگران

9 ستمبر 1997

[ایس۔سی۔اگروال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹس صاحبان]

ملازمت قانون:

اسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدے) بھرتی (ترمیمی) رولز، 1985 - قاعدہ 2(i)(اے) اور (بی) - اسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی - شعبہ انتخاب کمیٹی کے ذریعہ 25 فیصد ترقی کوٹہ - منعقد، قانونی حیثیت، ماتحت سطح پر ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈروں کے درمیان کوئی فرق نہیں - واحد غیر منقسم ڈھانچہ تشکیل دیں - تنخواہ، فرائض اور ذمہ داریوں کے معاملے میں مساوی سلوک کیا جاتا ہے - غیر مساوی کو برابر نہیں بنایا جاتا ہے - ترمیمی قواعد کو درست قرار دیا جاتا ہے۔

آئین ہند 1950 : آرٹیکلز 14 اور 16 - اسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدے) بھرتی (ترمیم) قواعد، 1985، - قاعدہ 2(i)(اے) - 25 فیصد ترقی کوٹہ - منعقد، امتیازی یا مبہم نہیں۔

آل انڈیا ریڈیو اور دوردرشن میں انجینئرنگ سیکشن میں ترقی کا چینل انجینئرنگ اسٹنٹ کے عہدے سے لے کر سینئر انجینئرنگ اسٹنٹ کے عہدے اور پھر اسٹنٹ انجینئر (گزٹڈ) کے عہدے تک تھا۔ قواعد کے

تحت انجینئرنگ معاونین کے 60 فیصد عہدے شعبہ انجینئرنگ معاونین کے لئے مختص تھے جو ڈگری ہولڈر تھے اور 40 فیصد عہدے یو پی ایس سی کے ذریعہ براہ راست بھرتی کے ذریعہ بھرے گئے تھے۔ سال 1985 میں اسسٹنٹ انجینئر (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدوں) بھرتی قواعد میں ترمیم کی گئی تھی۔ ترمیمی قواعد کے قاعدہ 2(i) (بی) میں محکمانہ مسابقتی امتحان کی بنیاد پر انتخاب کے ذریعہ ترقی کوٹہ میں 75 فیصد عہدوں کو پر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ قاعدہ 2(i) (اے) کے تحت بقیہ 25 فیصد کوٹہ شعبہ ترقی کمیٹی کے ذریعہ انتخاب کے ذریعے پر کیا گیا تھا۔ ڈگری ہولڈرز اور ڈپلومہ ہولڈرز دونوں کو ان کی سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دینے پر غور کیا گیا تھا۔ ترمیمی قواعد کو مدعا علیہ نے چیلنج کیا تھا کیونکہ قواعد میں ڈگری ہولڈرز اور ڈپلومہ ہولڈرز کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے جزوی طور پر اپیل منظور کرتے ہوئے کہا کہ 25 فیصد ترقی کوٹہ سے متعلق قاعدہ 2(i) (اے) خراب، امتیازی اور آئین کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا یونین آف انڈیا اور دو ملازمین کی طرف سے موجودہ اپیلیں۔

درخواست گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ ٹریبونل کا فیصلہ غلط تھا کیونکہ یہ ایک غلط بنیاد پر مبنی تھا کہ ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈر مختلف چینلز کے ذریعے انجینئرنگ معاونین کے کیڈر میں داخل ہوتے ہیں جس مرحلے پر ان کے لئے کم از کم قابلیت مختلف ہوتی ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ ٹریبونل کا فیصلہ این۔ عبدالبشیر بمقابلہ کے۔ کے۔ کرونا کرن، [1989] 2 ضمنی 344 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ.1.1 : اسسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدوں کا قاعدہ 2 (آئی) (اے) بھرتی (ترمیمی) رولز 1985 درست ہے۔ ترمیمی قواعد کے رولز 2(i) (اے) اور (بی) میں شامل نئی پالیسی کو اپناتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے طویل سروس کی بنیاد پر میرٹ اور تجربے سے پیدا ہونے والے فوائد کو متوازن کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا قاعدہ 2(i) (اے) اور (b) کے تحت پالیسی کو امتیازی یا مبہم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ 25 فیصد ترقی کوٹہ کے مقابلے میں شعبہ ترقی کمیٹی کی جانب سے سلیکشن کے ذریعے ترقی کا اہتمام کر کے عدالت نے غیر مساوی افراد کو برابر کر دیا ہے۔

[22-جی-ایچ؛ 23-اے؛ 24-اے]

این۔عبدالبشیر بمقابلہ کے۔کے۔کرونا کرن، [1989] 2 ضمنی 344 پر انحصار کرتے تھے۔

1.2۔ ٹریبونل نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی کہ ڈگری ہولڈرز اور ڈپلومہ ہولڈرز مختلف چینلز کے ذریعے انجینئرنگ اسسٹنٹ کے کیڈر میں داخل ہوتے ہیں اور داخلے کے مرحلے پر مطلوبہ قابلیت بھی مختلف ہوتی ہے۔انجینئرنگ اسسٹنٹ کے طور پر براہ راست بھرتی کے لئے کم ازکم اہلیت انجینئرنگ میں ڈپلومہ یاB.Sc کی ڈگری ہے جس میں بنیادی مضمون کے طور پر طبیعیات ہے۔انجینئرنگ اسسٹنٹ کے طور پر بھرتی ہونے والے تمام افراد نے ایک ہی کیڈر تشکیل دیا۔ان کی تنخواہ یادیگر مراعات کے بارے میں اس بنیاد پر کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ ڈگری ہولڈر یاڈپلومہ ہولڈر ہیں۔ڈپلومہ ہولڈرز کے فرائض اور ذمہ داریوں کی نوعیت ڈگری ہولڈرز سے مختلف نہیں ہے۔اس طرح انجینئرنگ معاونین کی سطح پر گریجویٹس اور ڈپلومہ ہولڈرز کے درمیان کوئی فرق تسلیم نہیں کیا جاتا ہے اور ان سب کو برابر سمجھا جاتا ہے۔[21-جی-ایچ؛22-اے-بی]

2۔ صرف اس لئے کہ ماضی میں اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدوں کا کچھ فیصد گریجویٹ انجینئرز کے لئے مختص کیا گیا تھا، ان کے حق میں کوئی ذاتی حق پیدا نہیں ہوا۔اگر اعلیٰ عہدوں پر ترقی دیتے وقت میرٹ اور کارکردگی کو مدنظر رکھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسسٹنٹ انجینئرز کی ایک مخصوص تعداد گریجویٹ انجینئرز کے لیے مختص کی جائے اور انہیں ڈپلومہ ہولڈرز سے مقابلہ نہ کیا جائے۔[22-جی-ایچ؛23-اے]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 6122 آف 1997 وغیرہ۔

سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے 7.5.93 کے فیصلے اور حکم سے ٹی۔اے۔نمبر 85/87 میں 1985 کے ڈبلیو۔پی۔نمبر 10437 میں۔

سی۔اے نمبر 6122/97 میں اپیل گزاروں کی طرف سے الطاف احمد، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل، ہیمنت شرما، ایس۔ڈی۔شرما، ایس۔کے دویدی اور وی۔کے ورما شامل ہیں۔

درخواست گزاروں کے لئے رنجیت کمار اور محترمہ انو موہلا سی اے نمبر 6123/97 میں

ایم۔اے۔کرشنا مورتی جواب دہندگان کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ناناوتی، اجازت دے دی گئی۔دونوں فریقوں کے وکلاء کو سنایا گیا۔

ان اپیلوں میں صرف ایک سوال زیر غور آتا ہے کہ کیا اسسٹنٹ انجینئرز (آکاشں وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' عہدوں) بھرتی (ترمیم) رولز، 1985 کا قاعدہ 2(i)(اے) امتیازی ہے اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہے۔سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی پرنسپل بنچ نے کہا ہے کہ وہ ٹریبونل، یونین آف انڈیا اور پی۔این۔کوہلی اور مالچر مالویہ کے فیصلے کو چیلنج کر رہی ہے جو ٹریبونل کے سامنے مدعا علیہ نمبر 2 اور 3 تھے۔

آل انڈیا ریڈیو اور دوردرشن کے پاس ایک مشترکہ تکنیکی کیڈر رہے۔انجینئرنگ سیکشن میں ترقی کا چینل انجینئرنگ اسسٹنٹ کے عہدے سے لے کر سینئر انجینئرنگ اسسٹنٹ کے عہدے اور پھر اسسٹنٹ انجینئر (گزیٹیڈ) کے عہدے تک ہے۔اس سے قبل اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر بھرتیاں 1972 کے ریکروٹمنٹ رولز کے مطابق کی جاتی تھیں۔ان قواعد کے تحت انجینئرنگ معاونین کے 60 فیصد عہدے شعبہ انجینئرنگ معاونین کے لئے مخصوص تھے جو ڈگری ہولڈر تھے اور 40 فیصد عہدوں کو یونین پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ منعقد انجینئرنگ سروسز امتحان کی بنیاد پر براہ راست بھرتی کے ذریعہ پر کیا گیا تھا۔ان قواعد کی جگہ 1982 کے اسسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدے) بھرتی قواعد نے لے لی۔ ان قوانین کے تحت بھی 1985 میں ترمیم سے پہلے ترقی کوٹہ گریجویٹ انجینئروں میں سے 60 فیصد اور شعبہ امتحان پاس کرنے کے بعد ڈپلومہ ہولڈرز سے 40 فیصد عہدے بھرے جاتے تھے۔ 1985 میں صدر نے 1982 کے قواعد میں ترمیم کے لئے مندرجہ ذیل قواعد بنائے:

(1) ان قواعد کو اسسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدے) بھرتی (ترمیمی) رولز، 1985 کہا جاسکتا ہے۔

(2) وہ سرکاری گزٹ میں ان کی اشاعت کی تاریخ سے نافذ العمل ہوں گے۔

2۔ اسسٹنٹ انجینئرز (آکاش وانی اور دوردرشن گروپ 'بی' کے عہدوں) کے ریکروٹمنٹ رولز، 1982 کے شیڈول میں۔

(i) کالم 11 میں داخلے کے لیے درج ذیل اندراج کی جگہ لی جائے گی:

"ترقی"۔

(الف) ترقی کوٹہ کا 25 فیصد
ان قواعد کے ضمیمہ اول میں درج شرائط کے مطابق انتخاب کے ذریعے

(ب) ترقی کوٹہ کا 75 فیصد
ان قواعد کے ضمیمہ دوم اور سوم میں طے شدہ دفعات کے مطابق منعقد ہونے والے محکمانہ مسابقتی امتحان کی بنیاد پر انتخاب کے ذریعہ۔

xxx xxx xxx

(ii) ضمیمہ اول کے لیے مندرجہ ذیل ضمیمہ کی جگہ لی جائے گی:

"ضمیمہ-I"
(قاعدہ نمبر 3 ملاحظہ کریں)

25 فیصد کوٹہ کے مقابلے میں سلیکشن کے ذریعے ترقی

(1) انتخاب کے ذریعہ ترقی محکمانہ ترقی کمیٹی کے ذریعہ کی جائے گی۔ محکمانہ ترقی کمیٹی کی جانب سے ترقی کے لئے غور وخوض کی اہلیت درج ذیل ہوگی:

(الف) گریڈ میں 8 سال کی باقاعدہ سروس کے ساتھ سینئر انجینئرنگ اسسٹنٹ؛ جس میں ناکام ہونے پر سینئر انجینئرنگ اسسٹنٹ اور انجینئرنگ معاونین کے گریڈ میں 8 سال کی مشترکہ باقاعدہ سروس کے ساتھ سینئر انجینئرنگ معاونین شامل ہیں۔ اور

(ب) آکاش وانی اور دوردرشن میں انجینئرنگ اسسٹنٹ کے عہدے پر براہ راست بھرتی کے لئے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت سے کم نہ ہونا۔

ہم نے بقیہ قواعد طے نہیں کیے ہیں، کیونکہ ان اپیلوں میں فیصلہ کیے جانے والے سوال پر ان کا کوئی اثر نہیں ہے۔

1985 کے ان ترمیمی قواعد کو گریجویٹ سینئر انجینئرنگ معاونین/ اسسٹنٹ انجینئروں نے مدراس ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کر کے امتیازی اور آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا تھا۔ بعد میں اسے ٹریبونل کی مدراس بینچ کو منتقل کر دیا گیا اور 1986 کے ٹی اے نمبر 587 کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا۔ اس کے بعد اسے ٹریبونل کی پرنسپل بینچ کو منتقل کر دیا گیا اور 1987 کے ٹی اے نمبر 85 کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا۔ درخواست دہندگان کی دلیل یہ تھی کہ 1972 تک تمام اعلی عہدے تعلیمی طور پر بہتر اہل افراد کے لئے مخصوص تھے اور اس کے بعد ان کے لئے ایک مخصوص فیصد مختص کیا گیا تھا۔ لیکن، 1985 کی ترمیم کے نتیجے میں، تعلیمی طور پر بہتر اہل افراد کے حق میں ریزرویشن مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اب اعلی تعلیمی قابلیت حاصل کرنے میں پہل کھو دیں گے۔ درخواست میں کہا گیا کہ اب انجینئرنگ گریجویٹس کو ڈپلومہ ہولڈرز کے برابر کر دیا گیا ہے اور گریجویٹ انجینئرز اور ڈپلومہ ہولڈرز کے درمیان پہلے کا فرق، جو ایک تسلیم شدہ اور درست فرق تھا، کو ختم کر دیا گیا ہے جس سے ڈگری ہولڈر انجینئرز کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ٹریبونل نے درخواست دہندگان کی جانب سے اٹھائے گئے اس استدلال کو مسترد کر دیا کہ ترمیمی قواعد کے قاعدہ 2 (آئی) (بی) میں محکمانہ مسابقتی امتحان کی بنیاد پر انتخاب کے ذریعہ ترقی کوٹہ میں 75

فیصد عہدوں کو بھرنے کا اہتمام کرنا یا تو امتیازی یا مبہم ہے کیونکہ اس میں مسابقتی امتحان کا اہتمام کیا گیا تھا اور ڈپلومہ ہولڈرز کو ڈگری ہولڈرز کے ساتھ مقابلہ کرنے کا اہل بنا دیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈرس دونوں کو 75 فیصد ترقی کوٹہ کے لئے مقابلہ کرنے کی اجازت دے کر، حکومت نے غیر مساوی افراد کو برابر نہیں بنایا، خاص طور پر مذکورہ اصول کے مقصد اور وجہ کو دیکھتے ہوئے۔

جہاں تک 25 فیصد ترقی کوٹہ سے متعلق قاعدہ کا تعلق ہے، ٹریبونل نے ایک مختلف نقطہ نظر اپنایا اور درج ذیل قرار دیا:

"37۔ جہاں تک بقیہ 25 فیصد کوٹے کا تعلق ہے، جیسا کہ اس قاعدے کے ضمیمہ کے قاعدہ 2 (i)(اے) میں دیا گیا ہے، یہ سنیارٹی کے مطابق ہونا ہے۔ ڈگری ہولڈرز اور ڈپلومہ ہولڈرز کو برابر رکھا گیا ہے۔ اگر ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد بھی یہ دستیاب ہو تو اس سے اعلی اور بہتر ترقی کے مواقع حاصل کرنے کے لئے ڈگری کورس کرنے سے کسی شخص کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔ ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈرز مختلف چینلز کے ذریعے آئے ہیں اور انہوں نے اپنے چینل کے ذریعے سروس میں داخلہ لیا ہے، اور اس مرحلے پر مطلوبہ کم از کم قابلیت مختلف ہے. مذکورہ بالا مقدمات کا رجحان یہ ہے کہ اگر اس فرق کو تسلیم کرنے کے لئے کچھ امتیازی سلوک بھی کیا جاتا ہے تو یہ آئینی حدود کے اندر ہوگا اور آئینی دفعات اور امنگوں کے خلاف نہیں جائے گا۔

38۔ یہ دلیل کہ ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈر کے درمیان فرق کو سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دے کر مکمل طور پر ختم کر دیا جائے جس سے ڈپلومہ ہولڈرز کو ڈگری ہولڈرز پر برتری بھی مل سکتی ہے کیونکہ پہلے کسی نچلے عہدے پر داخلہ ہو سکتا ہے، مایوسی پیدا کر سکتا ہے اور اعلی تعلیمی اور بہتر معیار کے لئے پہل اور حوصلہ افزائی کو ختم کر سکتا ہے۔ جہاں تک 75 فیصد عہدوں کا تعلق ہے تو انہیں اسی سطح پر رکھا گیا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اگر 25 فیصد عہدوں کے لیے بھی انہیں برابر رکھا جائے، یہاں تک کہ ڈپلومہ ہولڈرز کو بھی ان کی طویل مدت ملازمت کی وجہ سے کچھ برتری دی جائے، تو یہ غیر مساوی اور مساوی بنا دیتا ہے۔ دو چینلوں کی ایک دوسرے کے ساتھ گردش کرنے سے انہیں دوہرے فوائد مل سکتے ہیں۔

"40۔ جہاں تک 25 فیصد کوٹے کے بارے میں قانون کے اس حصے کا تعلق ہے، تو یہ واضح ہے کہ یہ مساوی کے طور پر غیر مساوی بناتا ہے اور مساوات کی شق کے ساتھ پوری طرح سے فٹ نہیں ہوتا ہے جو آئین ہند کے آرٹیکل 14 میں موجود ہے جو معقول درجہ بندی کی اجازت دیتا ہے۔ لہٰذا، یہ برا، امتیازی اور آئین ہند کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے اور قانونی طور پر ممنوع ہے، اس لیے اسے منسوخ کیا جانا چاہیے۔

ان اپیلوں میں درخواست گزاروں نے ٹریبونل کے فیصلے کے اس حصے پر سوال اٹھایا ہے جس کے تحت 1985 کے ترمیمی قواعد کے رول 2(i)(اے) کو آئین کے آرٹیکل 14 سے متصادم قرار دیا گیا ہے۔ یونین آف انڈیا کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسٹر جنرل جناب الطاف احمد نے کہا کہ ٹریبونل کا فیصلہ نہ صرف اس لئے غلط ہے کہ یہ ایک غلط بنیاد پر مبنی ہے کہ ڈگری اور ڈپلومہ ہولڈر مختلف چینلوں کے ذریعہ انجینئرنگ معاونین کے کیڈر میں داخل ہوتے ہیں جس مرحلے پر ان کے لئے کم از کم اہلیت مختلف ہوتی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ این عبدالبشیر بمقابلہ کے کے کرونا کرن معاملے میں اس عدالت کے فیصلے سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ [1989] 2 ایس سی سی 344.

جیسا کہ ٹریبونل نے نوٹ کیا ہے، انجینئرنگ اسسٹنٹ کے طور پر براہ راست بھرتی کے لئے کم از کم اہلیت انجینئرنگ میں ڈپلومہ یا بی ایس سی کی ڈگری ہے جس میں بنیادی مضمون فزکس ہے۔ انجینئرنگ اسسٹنٹ کے طور پر بھرتی ہونے والے تمام افراد ایک ہی کیڈر تشکیل دیتے ہیں۔ ان کی تنخواہ یا تنخواہ کے بارے میں اس بنیاد پر کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ ڈگری ہولڈر یا ڈپلومہ ہولڈر ہیں۔ یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ ڈپلومہ ہولڈرز کے فرائض اور ذمہ داریوں کی نوعیت ڈگری ہولڈرز سے مختلف ہے۔ اس طرح انجینئرنگ معاونین کی سطح پر گریجویٹس اور ڈپلومہ ہولڈرز کے درمیان کوئی فرق تسلیم نہیں کیا جاتا ہے اور ان سب کو برابر سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا ٹریبونل نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی کہ ڈگری ہولڈرز اور ڈپلومہ ہولڈرز مختلف چینلز کے ذریعے انجینئرنگ معاونین کے کیڈر میں داخل ہوتے ہیں اور داخلے کے مرحلے پر مطلوبہ قابلیت بھی مختلف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جب انجینئرنگ معاونین کو سینئر انجینئرنگ معاونین کے اعلی عہدے پر ترقی دینے پر غور کیا جاتا ہے تو ان کی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا ہے۔ سینئر انجینئرنگ معاونین کا کیڈر بھی ایک غیر منقسم کیڈر ہے اور تنخواہ، فرائض اور ذمہ داریوں کے معاملے میں تمام سینئر انجینئرنگ معاونین کے ساتھ یکساں سلوک کیا

جاتا ہے۔سوائے اس کے کہ اسسٹنٹ انجینئر کا عہدہ گروپ 'بی' گزیٹڈ پوسٹ ہے،اس کے علاوہ کوئی اور وجہ پیش نہیں کی جاسکتی کہ مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے گریجویٹ انجینئر اور ڈپلومہ ہولڈر کے درمیان فرق کرنے کی ضرورت کو جواز بنایا اور اس عہدے پر ترقی کے لئے سینئر انجینئرنگ اسسٹنٹ پر غور کیا۔محض اس لیے کہ ماضی میں اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدوں کا ایک خاص حصہ گریجویٹ انجینئرز کے لیے مختص کیا گیا تھا،اس سے ان کے حق میں کوئی ذاتی حق پیدا نہیں ہوا۔اگر اعلیٰ عہدوں پر ترقی دیتے وقت میرٹ اور کارکردگی کو مدنظر رکھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدوں کا ایک مخصوص فیصد گریجویٹ انجینئرز کے لیے مختص کیا جائے اور انہیں ڈپلومہ ہولڈرز سے مقابلہ نہ کیا جائے۔انجینئرنگ میں ڈگری انجینئرنگ میں ڈپلومہ سے بہتر تعلیمی قابلیت ہے۔لہٰذا اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدوں کے لیے مقابلہ کرتے ہوئے گریجویٹ انجینئرز کو ڈپلومہ ہولڈرز پر برتری حاصل ہوگی۔ترمیمی قواعد کے رولز 2(i)(اے) اور (بی) میں شامل نئی پالیسی کو اپناتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے طویل سروس کی بنیاد پر میرٹ اور تجربے سے پیدا ہونے والے فوائد کو متوازن کرنے کی کوشش کی ہے۔ 25 فیصد ترقی کوٹہ رول ان سینئر انجینئرنگ معاونین کو قابل بناتا ہے جنہوں نے طویل عرصے تک خدمات انجام دی ہیں لیکن عمر وغیرہ جیسی کچھ وجوہات کی وجہ سے مسابقتی امتحان میں بیٹھنے کی خواہش نہیں رکھتے ہیں لیکن بصورت دیگر اس طرح کے اعلی عہدے پر ترقی پانے کے لئے موزوں ہیں۔لہٰذا 1985ء کے ترمیمی قواعد کے رولز 2(i)(اے) اور (بی) کی پالیسی کو امتیازی یا من مانی قرار نہیں دیا جاسکتا۔یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ 25 فیصد ترقی کوٹہ کے مقابلے میں شعبہ ترقی کمیٹی کے ذریعے سلیکشن کے ذریعے ترقی کا اہتمام کر کے حکومت نے غیر مساوی افراد کو مساوی بنانے کا کام کیا ہے۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، سینئر انجینئرنگ معاونین اور انجینئرنگ معاونین کے ماتحت کیڈرز میں ڈپلومہ ہولڈرز کو ہر لحاظ سے برابر سمجھا جاتا تھا۔

این۔عبدالبشیر کے مقدمہ (سپرا) میں ایکسائز انسپکٹر کے ترقیل عہدے کو بھرنے کے لئے گریجویٹ اور نان گریجویٹ تناسب طے کرنے والے اصول کے تناظر میں اس عدالت نے کہا:

"13.... یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں افسران کے کیڈر کو دو الگ الگ ڈویژنوں میں رکھا گیا ہو۔یہ ایک واحد کیڈر تھا اور وہ سب اس کے برابر ممبر تھے۔اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ گریجویٹ پریوینٹو افسران کو غیر گریجویٹ پریوینٹو افسران کے مقابلے میں زیادہ تنخواہ حاصل

تھی۔ ہائی کورٹ نے نوٹ کیا ہے کہ پریونیٹو افسران کے فرائض کی نوعیت چاہے وہ گریجویٹ ہو یا نان گریجویٹ، ایک جیسی تھی، اور دونوں کو فیلڈ ورک پر رکھا گیا تھا۔ نان گریجویٹ پریونیٹو افسران کو گریجویٹ پریونیٹو افسران کے طور پر اہل سمجھا جاتا تھا۔ گریجویٹ پریونیٹو افسران کو کسی خاص ذمہ داری سونپنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ایک بار جب انہیں ایکسائز انسپکٹر کے طور پر ترقی دی گئی تو گریجویٹ اور نان گریجویٹ ایکسائز انسپکٹر کے درمیان کوئی فرق نہیں تھا۔

اس دلیل سے نمٹتے ہوئے کہ گریجویشن کو تسلیم کرنا میرٹ کو تسلیم کرنا ہے اور ایکسائز انسپکٹر کے عہدے پر زیادہ میرٹ بہتر انتظامی کارکردگی کے لئے سازگار ہوگا، اس عدالت نے مزید کہا:

"15... عام طور پر، یہ حکومت پر منحصر ہے کہ وہ ان باتوں پر غور کرے جو اس کے فیصلے میں اس کے ذریعہ وضع کی جانے والی پالیسی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ باتیں حکومت کی جانب سے وضع کردہ اقدامات کے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں تو یہ عدالت کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے کہ وہ اس تفریق کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی قرار دے کر مسترد کر دے، موجودہ معاملے میں ہم پہلے ہی اس صورتحال پر تبصرہ کر چکے ہیں کہ ملازمت کی شرائط اور سروس کے واقعات گریجویٹ اور نان گریجویٹ افسران کے درمیان کوئی فرق تسلیم نہیں کرتے۔ اور یہ کہ تمام مادی مقاصد کے لئے انہیں مؤثر طریقے سے مساوی سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اس دلیل کو بھی مسترد کیا جانا چاہیے۔

قانون کے اس واضح اعلان کے پیش نظر ٹریبونل کی جانب سے اختیار کیے گئے متضاد نقطہ نظر کو برا سمجھا جانا چاہیے۔ نتیجے میں، ان اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ ٹریبونل کے ذریعہ منظور کردہ حکم کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ ترمیمی قواعد 1985 کے قاعدہ 2(i)(اے) کو درست قرار دیا جاتا ہے اور 1987 کے ٹی۔اے۔ نمبر 85 کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس وی کے آئی

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے



Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document